

## 52800- کیا حلال ذبح کا دعویٰ کرنے والے غیر مسلم قصائی سے گوشت خرید لیا جائے؟

سوال

اگر کوئی غیر مسلم قصائی دعویٰ کرے کہ وہ گوشت اور مرغی حلال فروخت کرتا ہے تو کیا اس سے خریداری کرنا جائز ہے؟

اور اگر ہمارے دوست و احباب اس سے گوشت خریدتے ہیں تو کیا ہمارے لیے یہ گوشت کھانا جائز ہے؟

یہ علم میں رہے کہ ہمارے علاقے میں مسلمان بھائیوں کی نگرانی میں دو دو کا نیں ہیں جو حلال گوشت فروخت کرتی ہیں؟

پسندیدہ جواب

اول :

بہتر اور افضل تو یہی ہے کہ آپ اپنی ضرورت کا گوشت مسلمانوں سے خریدیں؛ اس میں زیادہ احتیاط اور شک سے بچنے کا احتمال ہے، اور پھر اس میں مسلمانوں کے ساتھ معاملات میں معاونت بھی ہے جس کی انہیں یورپ جیسے ممالک میں رہتے ہوئے ضرورت بھی ہے، پھر اس میں بھی کوئی شک و شبہ نہیں کہ مسلمان شخص کو تجارتی نفع دینا کسی دوسرے کی نسبت زیادہ بہتر اور افضل ہے۔

اور مسلمان شخص کو اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ایمانی رابطہ کی تجدید کو محسوس کرے اور اس کا شعور اجاگر ہو، اور یہ شعور اس وقت اجاگر ہوتا ہے جب کفار کی ملکیت دوکانوں سے دور رہا جائے اور انہیں ترک کیا جائے، اور ہو سکتا ہے یہ زیادہ قریب بھی ہو، اور ریٹ بھی دوسروں سے کم ملے، اس لیے اسے اپنی دینی بھائیوں سے خریداری کرنی چاہیے۔

آپ اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (9205) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

دوم :

اگر وہ غیر مسلم قصائی اہل کتاب کے علاوہ کسی اور دین سے تعلق رکھنے والوں میں سے ہے تو اس کا ذبح حلال نہیں، لیکن اگر وہ اہل کتاب سے تعلق رکھتا ہے؛ یعنی یہود یا عیسائی ہے تو اس کا ذبح حلال ہے۔

ابن قاسم رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں :

(اہل علم اہل کتاب کے ذبح کے حلال ہونے پر متفق اور جمیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اُور جنہیں کتاب دی گئی ہے ان کا کھانا ہمارے لیے حلال ہے﴾۔ المائدہ (5)۔

یعنی ان کے ذبح کر دہ جانور، امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں : طعامہم سے مراد ان کے ذبح کر دہ جانور ہیں)۔

ویکھیں : المعنی لابن قدامة المقدسي (293/13).

پھر ہمیں تو ان سے پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں کہ انہوں نے کس طریقہ سے ذبح کیا ہے؛ کیونکہ اصل میں تو ان کا ذبح صحیح ہے، کیونکہ وہ اس کے اہل ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (20805) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

صحیح بخاری میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ :

"کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے :

کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں، ہمیں علم نہیں کہ انہوں نے اس پر اللہ کا نام یا گیا ہے کہ نہیں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم بسم اللہ پڑھو اور کھالو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5507).

میں کہتا ہوں (یہ کلام شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی ہے) : وہ ابھی نئے نئے مسلمان تھے؛ یعنی (وہ) ابھی وہ اسلام میں جدید تھے، انہیں علم نہیں تھا کہ آیا انہوں نے اللہ کا نام یا گیا ہے کہ نہیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم بسم اللہ پڑھ کر کھالو"

چاہے ہمیں علم نہ ہو کہ اس (ذبح کرنے والے) نے اللہ کا نام یا گیا ہے یا نہیں؛ اسی طرح اس کا کھانا مباح ہے، اگرچہ ہمیں یہ علم نہ ہو کہ اسے صحیح طریقہ کے ساتھ ذبح کیا گیا یا غیر صحیح طریقہ پر؛ کیونکہ صادر ہونے والا فعل جب اس کے اہل سے صادر ہو تو اصلادہ صحیح اور نافذ ہوتا ہے، لیکن اگر کوئی دلیل مل جائے تو پھر نہیں۔

لہذا اگر ہمارے پاس کسی مسلمان یا یہودی یا نصرانی کا ذبح کیا ہوا گوشت آجائے تو ہم اس کے متعلق سوال نہیں کر سکیں گے یہ کس طرح ذبح کیا گیا؟ اور نہ ہی یہ کہ آیا اس پر اللہ کا نام یا گیا ہے یا نہیں؟

جب تک اس کے حرام ہونے پر کوئی دلیل قائم نہ ہو جائے وہ حلال ہے؛ اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسانی اور رحمت ہے۔

ویکھیں : لقاءات الباب المفتوح (1/77) اختصار کے ساتھ۔

تو اس سے یہ پتہ چلا کہ آپ کا اس دوکان سے خریداری کرنا، اور اس سے خریداری کرنے والے شخص کے ہاں سے کھانے میں کوئی حرج نہیں، اور جب تک آپ کو یہ یقین نہ ہو جائے کہ اسے غیر شرعی طریقہ پر ذبح کیا گیا ہے، آپ کو اس کی ضرورت نہیں کہ اس کے ذبح کا طریقہ معلوم کریں، مثلاً بھلی کا جھٹکا لگا کر ذبح کرنا، یا کوئی اور غیر شرعی طریقہ۔ جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ اولیٰ اور ہتری یہی ہے کہ مسلمان کی دوکان سے خریدا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے۔

واللہ اعلم۔